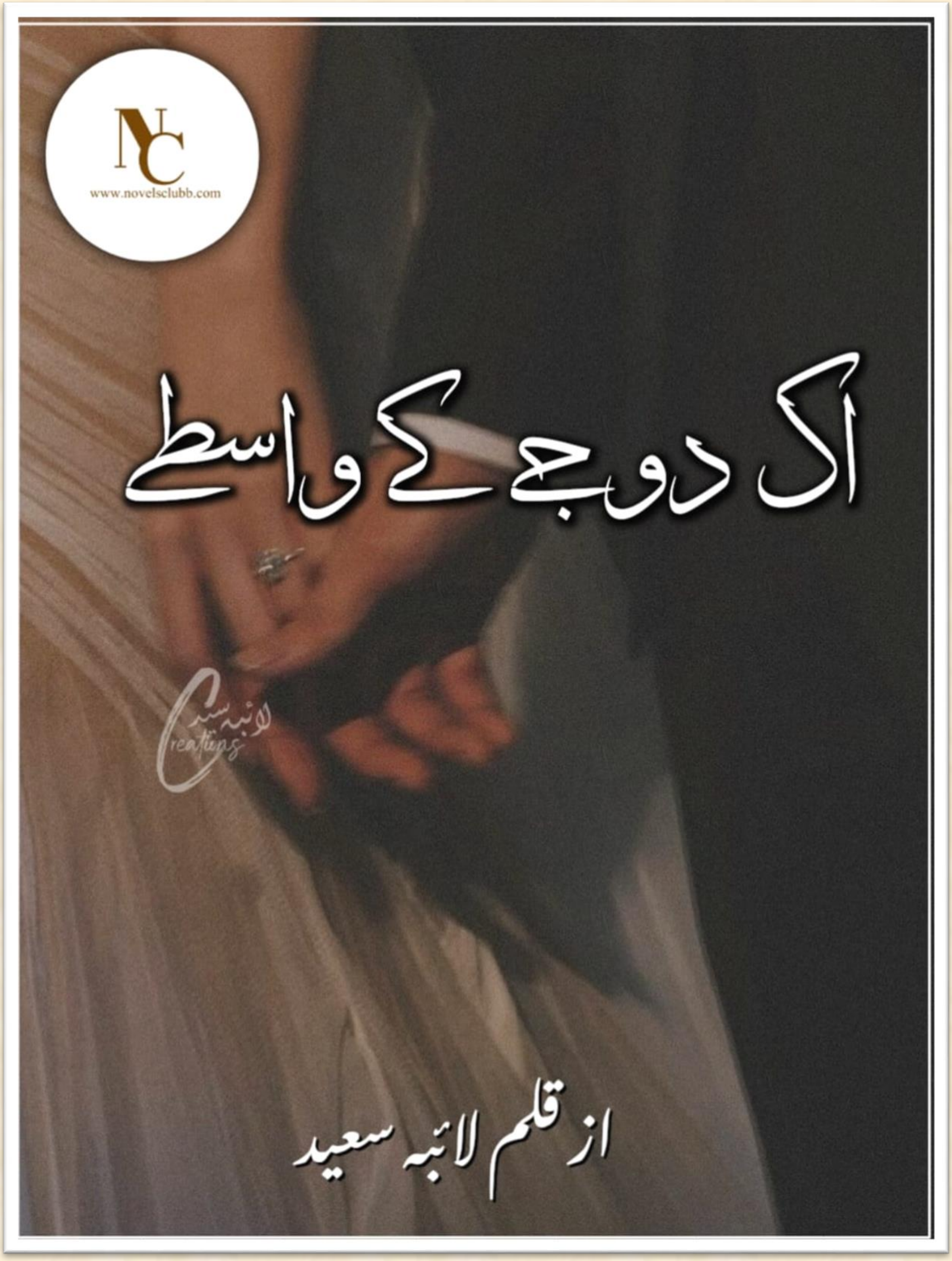
www.novelsclubb.com
اک دوجے کے واسطے
از قلم لائبہ سعید

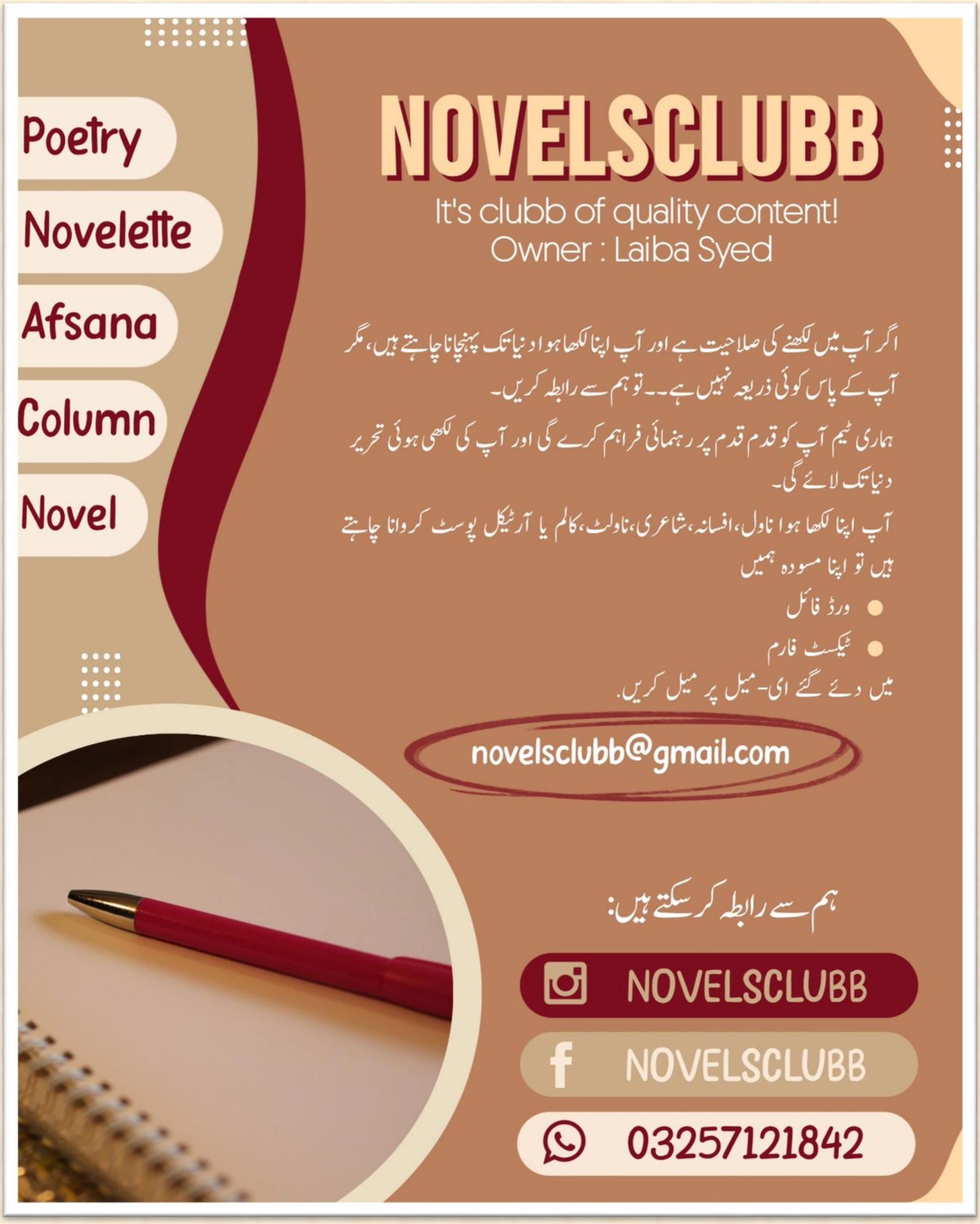

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

اک دوجے کے واسطے

از قلم

لائبہ سعید

Clubb of Quality Content!

ناول "اک دوجے کے واسطے" کے تمام جملہ حق لکھاری "لائبہ سعید" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی
حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی
اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی
ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی
ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا
جائے۔

قسط نمبر 1۔۔

یہ منظر ایک ہسپتال کا ہے جہاں ہسپتال کے ٹھنڈے کوریڈور میں ایک لڑکی اپنا سر ہسپتال کے فرش سے ٹکائے مسلسل روئے جا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔دور سے دیکھنے والے کو شاید گمان ہو کے وہ سجدے کی حالت میں ہے۔شاید شکر کر رہی ہے۔یا یہ بھی ہو سکتا ہے کے دعا مانگ رہی ہو۔یا سب ایک ساتھ مانگ رہی ہو۔یہ تو اب وہ لڑکی ہی بہتر جانتی تھی۔

کوریڈور میں ایک اور وجود کا اضافہ ہوا جو کے بڑھے بڑھے قدم لیتا اُس لڑکی کی طرف بڑھ رہا تھا جو کے سجدے کی حالت میں تھی۔یا شاید محض زمین سے سر ٹکائے رو رہی تھی۔

کیوں کیا ہاں آخر کیوں۔۔۔۔۔۔۔اس نئے وجود نے سجدے میں گری ہوئی لڑکی کو ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے پوچھا۔

میں شرمندہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔زارو قطار روتے ہوئے اُس لڑکی سے صرف اتنا ہی کہا گیا۔

شرمندہ ابھی بھی صرف شرمندہ ہو تم۔۔۔۔۔۔۔چیخ کر اُس آدمی نے کہا۔

کیسی انسان ہو تم ہاں ذرا بھی انسانیت نہیں ہے۔ہم سب کی محبت کا یہ سلا دیا تم نے۔۔۔۔۔۔اس آدمی نے خود کو بڑی مشکل سے اس لڑکی کو تھپڑ مارنے سے بعض رکھا

ہوا تھا۔ جیسے وہ مجبور ہے۔ کیونکہ انسان ایک مجبوری کے باعث ہی بہت سے کام نہیں کرتا اور بہت سے کام بنا سوچ سمجھے کر جاتا ہے کیونکہ وہ مجبور ہوتا ہے یا شاید ایسا ہم انسانوں کو لگتا ہے کے ہم مجبور ہے۔

دفاع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ مجھے اپنی شکل نہیں دکھانا۔۔۔

نہیں نہیں خدا کا خوف کھاؤ مجھے یہاں سے جانے کا مت کہوں میں یہ گلٹ مزید برداشت نہیں کر سکتی اور اگر میں یہاں سے باہر گئی۔ تو مجھے میری ہی سوچیں مار دیں گی۔ رحم کرو مجھ پر پلیز۔۔۔۔۔۔۔ لڑکی نے ہاتھ جوڑتے ہوئے التجا کی۔

اچھا ہے مر جاؤ پھر۔۔۔۔۔۔۔ وہ لڑکا زیادہ زور سے چیخا جیسے یہ لڑکی اب مزید اپنی آنکھوں کے۔ سامنے وہ نہیں دیکھنا چاہتا

اب تو شاید لگتا ہے واقعی مر جانا چاہیئے۔۔۔۔۔۔ اس لڑکی نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے قرب سے اس آدمی کو دیکھا۔ کتنا مشکل ہوتا ہے نہ اپنے عزیزوں کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنا۔

ہاں مر جاؤ اس آدمی نے اس عورت کو دھکا دیتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دھکا لگنے سے وہ عورت زمین بوس ہوئی۔

وہ وہی زمین پر بیٹھی رو رہی تھی جب اُسے آواز سنائی دی کتنی اچھی لگ رہو ہو نہ تم یوں زمین پر بیٹھے اپنی اصل جگہ پر جہاں تمہیں ہونا چاہئے جہاں سے ائی ہو تم اور جہاں اب تم رہو گی۔

پلیز ایسے مت کہو مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔میرا دل بند ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔عورت نے ہاتھ جوڑتے ہوئے اس آدمی سے کہا

تکلیف تکلیف پتہ ہے کیا ہوتی ہے جو میں تمہیں اب دونگا۔آدمی ایک بار پھر چیخا۔

میں میں۔۔۔۔۔عورت نے کچھ بولنے کی کوشش کی لیکن اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑھا۔اگر تم واقعی میری کبھی بھی زندگی میں خیر خوار ہی ہو نا نہ تو ابھی یہاں سے دفاع ہو جاؤ۔

نہیں پلیز نو پلیز۔۔۔۔۔عورت نے کچھ کہنا چاہ لیکن شاید مقابل تو اسکی آواز تک نہیں سننا چاہتا تھا۔

جسٹ لیوی۔۔۔۔۔۔۔آدمی نے کہا۔

یار یہ سر مزید کتنا اور دِماغ کھائے گے۔

مجھ سے مزید نہیں سنی جارہی انکی یہ بزنس کرنے کی ٹپس۔ نہیں کرنا مجھے کوئی بزنس۔

تو پھر کیوں کررہی ہو یہ ڈگری اور کیوں گھر والوں کے پیسے ناس کرنے روزآنہ یہاں آجاتی ہو۔۔۔۔۔۔ حریم نے سامنے پوری توجہ سر کی طرف رکھتے ہوئے کہا۔

ارے جاؤ رے ہم کوئی پیسے ناس نہیں کررہے گھر والوں کے۔ ہم نے تو انٹر کے بعد اعلان کر دیا تھا گھر پر کے مزید انکی بیٹی کو پڑھنے میں کوئی انٹریسٹ نہیں ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن پھر وہی سنتا کون ہے یہاں پر کروادیا زبردستی داخلا۔

داخلا کروایا یہ برداشت کرگئی۔

لیکن بزنس میں جیسے میں نے پتہ نہیں کون سے تیر مار لینے ہیں۔۔ معصومہ نے دل کھول کر اپنی بھڑاس نکلی۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا لڑکی اپنی زندگی میں سنجیدہ ہو جاؤ۔پڑھائی کا مطلب صرف تیر مرنا نہیں ہوتا انسان کی اپنی گرومنگ بھی کسی چیز کا نام ہے جو کے علم سے ہوتی ہے۔

ارے میری پیاری سی حریم جان تم ہو نہ ہمارے خاندان کی سب سے سنجیدہ باادب اور باعلم لڑکی کافی ہے مجھے اس لائن میں نہیں لگنا۔۔۔۔۔۔۔۔معصومہ نے حریم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں ہو سکتا لڑکی تمہارا۔۔۔۔۔۔حریم نے معصومہ کو کہا پھر سر کی طرف متوجہ ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہائے حریم جان جب ایسے کہتی ہو نہ دل لے جاتی ہو۔۔۔۔۔۔معصومہ نے حریم کے کان کے پاس سرگوشی کی جسکی وجہ سے حریم کو ذرا سا پیچھے ہونا پڑا۔

حریم نے دوبارہ پھر پوری کلاس میں معصومہ کو نہیں بلایا کیونکہ حریم کے لیے لیکچر کے نوٹس سے ضروری کچھ بھی نہیں ہے معصومہ بھی نہیں (ایسا معصومہ کا خیال ہے)

معصومہ نے باقی کی پوری کلاس میں موبائل چلایا کیونکہ بھئی ہماری معصومہ کو تھوڑی نہ بزنس کرنا ہے جو وہ سنے اس کم ہینڈ سم ٹیچر کی بورنگ باتیں۔(یہ بھی معصومہ کا خیال ہے)۔

شکر ہے کلاس ختم ہو گئی ورنہ اج میرے ختم ہونے کے امکان پورے تھے

۔۔۔۔۔۔معصومہ نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یار معصومہ تم ایک بار پوری ہو ہی جاؤ۔یہ روز روز کی تمھاری دہائیاں سننے سے میرے کان بچ جائے گے۔۔۔۔۔۔حریم نے کہا۔

یار حریم جان تمہارے لیے یہ بھی کر گزرے گے ہم۔پھر یاد رکھنا تم ہی ہو گی حریم جان جو میری تصویر دیکھ دیکھ کر رویا کرو گی۔میری تصویر اپنے سرہانے پاس رکھ کے یاد کرو گی

۔۔۔۔۔۔۔معصومہ اپنے ازلی موڈ میں آچکی تھی۔

حریم ہلکا سا مسکرائی معصومہ کی باتوں پر۔

ارے ارے گاؤں والوں یہ دیکھو غضب ہو گیا۔ یہ لڑکی جیسے غالباً حریم آفریدی کہتے ہے۔وہ مسکرا رہی ہے۔

یہ تو ہسٹری کی کتاب میں رقم ہونا چاہیئے۔

معصومہ نے ذرا سی بلند آواز میں کہنا شروع کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور حریم نے معصومہ کی کسی ایک بات پر بھی کان نہیں دڑے اور معصومہ کو وہٹیو روالی لوکس دے کر گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔

حریم آفریدی کو لوگ کیا سوچے گے اس بیماری سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔

حریم باہر آکر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی۔ حریم نے یونی کے گیٹ کی طرف دیکھا اور ٹھیک 30 سیکنڈ بعد معصومہ بھی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی تھی۔

بچ گئی 1 سکینڈ بھی اوپر ہو جاتا تو میرا تو آج حریم جان کے ہاتھوں قتل پکا تھا۔۔۔۔۔۔ معصومہ نے حریم کو سناتے ہوئے کہا۔

بعض آ جاؤ تم معصومہ۔۔

ارے جاؤ حریم جان یہ بعض آنے والے دن تو کبھی نہیں آئے گے اسلئے ایسی کوئی خواہش ہے اگر آپکی کے معصومہ آفریدی بعض آ جائے گی تو اُسے اپنے دل میں ابھی سے دبا لے۔

تم گھر چلو آج کرتی ہوں میں چاچو سے بات۔

ارے حریم جان یہ ستم نہیں کرنا کیونکہ میرے ابا آپکی باتوں کو بہت ہی سیریز لے لیتے ہیں اور بینڈ مجھ معصوم کی بج جاتی ہے۔

ایسے معصوم اللہ اور نہ پیدا کرنا پلیز۔۔۔ حریم نے کہا۔

باقی کے راستے میں بھی معصومہ نے حریم کو اسی طرح کے باتیں کر کے پکایا تھا (ایسا حریم کا خیال تھا)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسلام و علیکم۔۔

حریم نے گھر آکر سب کو لانچ میں ساتھ بیٹھے دیکھ کر سلام کیا۔

یہ سب اجلاس لگا کر کیوں بیٹھے ہیں۔۔۔۔۔۔معصومہ نے اپنا بیگ صوفے پر پھینکنے کے انداز میں رکھا اور خود اپنی تائی کے ساتھ جا کر بیٹھ گئی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کوئی جو تمیز ہو اس لڑکی کو پر نہیں نہ سلام نہ دعا آتے ہی بس اُدم مچانا شروع کر دیتی ہے ۔۔معصومہ کی والدہ حسینہ کے یہ الفاظ تھے۔

مجھے پتہ تھا آپ مجھے ایسی باتیں ہی سنانے لگے گی اسلئے میں تائی جان کے پاس آکر بیٹھی ہو کیونکہ یہ آپ سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہیں۔

کئی میں تائی جان آپکی ہی بیٹی تو نہیں ہُوں جیسے وہ فلموں ڈراموں میں ہوتا ہے پھر کچھ سال بعد سچ سامنے آئے اور بس پھر میں۔۔۔ معصومہ ابھی بول ہی رہی تھی کے حسینہ بیگم کی آواز ایک بار پھر آئی۔

خاموش ہو جاؤ معصومہ ہر وقت الٹا سیدھا بولنا ضروری نہیں ہوتا۔

کب سمجھو گی تم۔ حسینہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

سمجھ جائے گی چاچی جان آپ ٹینشن نہیں لیں۔۔۔ حریم نے ہمیشہ کی طرح معصومہ کو ریسکیو کر لیا تھا۔

ہاں تم ہی آخری اُمید ہو میری کیونکہ اس سے تو میں تنگ آچکی ہوں پریشان کر دیا ہے اس نے مجھے۔

حریم سمجھاؤ اسے کچھ۔

جی چاچی جان۔ چلواؤ معصومہ ہم فریش ہونے چلے۔ حریم نے معصومہ کو سخت نظروں سے غورااور اب معصومہ بھی سمجھ چکی تھی مزید کوئی فائدہ نہیں ہے بحث کا حریم کی بات مان لینے میں ہی اسکی عافیت ہے۔

افضل آفریدی کی چار اولادیں تھیں۔ سب سے بڑھے ذاکر آفریدی۔ دوسرے نمبر پر شیرین آفریدی اُن سے چھوٹے شیر از آفریدی اور سب سے چھوٹی گل آفریدی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

افضل آفریدی نے اپنی زندگی میں ہی اپنی وارثت کا بٹوارا اور اپنے تمام بچوں کی شادیاں کردی ۔بلاشبہ افضل آفریدی نے اپنے تمام بچوں کو ہمیشہ ایک ساتھ رہنے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا کہا۔ اور انکے سب بچے اس بات پر عمل بھی کرتے تھے۔ پھر بھی افضل آفریدی نے وارثت اپنی زندگی میں ہی تقسیم کردی تھی تاکہ اُنکی اولاد کم ازکم کل کو ایک دوسرے سے وارثت کی وجہ سے منہ نہ مورے۔

ذاکر آفریدی کی شادی افضل آفریدی کے دوست کی بیٹی سدرہ سے ہوئی۔اور دونوں کی صرف ایک اولاد تھی جو کے شادی کے 7 سال بعد ہوئی تھی۔ حریم آفریدی۔(حریم 22 سال کی تھی اور بی اے کے آخری سیمسٹر میں تھی)

شیرین آفریدی کی شادی انکے تایازاد ضیاء سے ہوئی اور انکے 2 بچے تھے۔ایک شہرام آفریدی اور دوسرا تیمور آفریدی۔(شہرام آفری کی عمر 26 ہے۔یو کے سے بزنس پڑھ کر اب اپنے والد کا پاکستان میں بزنس سنبھالنے کا ارادہ ہے۔اور تیمور کی عمر 25 سال ہے اور حال ہی میں اپنی ڈاکٹری کی پڑھائی مکمل کی ہے)

Clubb of Quality Content

شیراز آفریدی کی شادی انکی خالہ کی بیٹی حسینہ سے ہوئی اور انکے بھی 2 بچے تھے معصومہ آفریدی اور ریان آفریدی۔(معصومہ 21 سال کی تھی اور حریم کے ساتھ ہی بی اے کر رہی تھی۔اور ریان ابھی میٹرک کا سٹوڈنٹ تھا)

گل آفریدی کی شادی شیرین آفریدی کے دیور یعنی انکے تایا کے گھر ہوئی تھی۔ لیکن یہ شادی زیادہ دیر چل نہیں سکی اسلئے گل آفریدی اپنے دونوں بھائیوں کے گھر یعنی آفریدی ہاؤس میں رہتی ہیں۔

حریم فرش ہو کر جیسے ہی باہر نکلی تو نظر معصومہ پر گئی جو بیڈ پر منہ پُلائے بیٹھی تھی۔ کیا ہو گیا ہے معصومہ ایسے کیوں بیٹھی ہو سب ٹھیک ہے۔ حریم بیڈ پر معصومہ کے پاس آکر بیٹھ گئی

نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہے حریم جان۔ مجھے ممی کی باتیں ہارٹ کرتی ہے۔ وہ ایسے کیسے کہہ سکتی ہے کے انکو مجھ سے اب کوئی اُمید نہیں ہے۔

ایسی باتیں نہیں سوچتے میں کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے وہ ممی ہے تمہاری فکر کرتی ہی تمہاری اسلئے ایسے بول جاتی ہے۔ حریم نے معصومہ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں حریم جان کونسی ماں ہر وقت سب کے سامنے ایسی باتیں سنا سکتی ہیں۔

ٹھیک ہے میں مانتی ہوں کے میں آپکے جتنی سمجھدار نہیں ہوں پر اسکا مطلب یہ نہیں کے مجھ میں عقل نہیں ہے یا میں کوئی سمجھداری والی باتیں نہیں کر سکتی۔ بس مجھے ہر وقت کا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سنجیدہ پن نہیں پسند۔ معصومہ اب بتاتے بتائے رونے لگی تھی۔ایسا نہیں تھا کے معصومہ کے دل میں حریم کو لے کر کوئی حسد تھی۔اگر ایسا ہوتا تو وہ یہ ساری باتیں حریم سے کبھی نہیں کہتی اور حریم یہ بات اچھے سے جانتی تھی۔ معصومہ کے لیے حریم آئیڈیل تھی دونوں کی عمروں میں بیشک چندماہ کا فرق ہے۔ لیکن معصومہ یہ بات مانتی تھی کے حریم انتہائی سمجھدار ذہین اور۔ قابل تعریف ہے۔

معصومہ کو شکایت بس اپنی ممی سے تھی جو دونوں کا موازنہ کرتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

اچھا بس نہ اب معصومہ میں چاچی جان سے بات کروگی کے آئندہ کبھی وہ تمہیں سب کے سامنے کچھ نہیں کہئے گی۔ حریم نے معصومہ کا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

سچی حریم جان۔۔ معصومہ نے پوچھا۔ہم میری ماں سچی۔

اور ہاں یہ مجھے حریم جان مت کہا کرو نہ کتنی بار سمجھا چکی ہوں۔

اور آپکو بھی میں کتنی بار بتا چکی ہوں میں یہ نہیں بدل سکتا میری عادت بن چکی ہے اب تک اور میں صرف حریم بولتی ہوں تو مجھے بہت عجیب لگتا ہے۔۔

اچھا ٹھیک ہے میری ماں تم سے باتوں میں کوئی نہیں جیت سکتا۔ حریم نے ہار مانتے ہے کہا۔

وہ تو ہے۔ چلے اٹھے نہ اب مجھے بھوک لگ رہی ہے نیچے چلتے ہے کچھ اچھا سا بناتے ہے ۔ معصومہ نے کہا۔

نہیں بلکل نہیں میرا ابھی کوئی موڈ نہیں ہے کچن میں جانے کا۔ حریم نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہاں اچھا ٹھیک ہے آپ کچھ نہ بنانا آپ مجھے کمپنی دینا بس۔ معصومہ نے کہا۔

نہیں نہ تمہیں پتہ ہے نہ مجھے دنیا میں صرف ایک کام نہ پسند ہے اور وہ ہے کھانا بنانا حریم نے کہا

ہاں مجھے پتہ ہے اور آپکو پتہ ہے نہ یہ میری ممی کے مطابق دنیا جہاں کی نکمی لڑکی کو بس کو کنگ سے پیار ہے۔ کھانا بنانا ایک تھیراپی ہے۔ معصومہ نے حریم کو بیڈ سے کھینچتے ہوئے کہا۔

اچھا تو جاؤ اس تھیراپی کا مزا تم ہی لو مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔

حد ہو گئی ہے ویسے حریم جان پتہ نہیں کیوں جان جاتی ہے آپکی اتنی کچن سے اور کھانا بنانے سے۔ کل کو آپکو بیانہ بھی ہی گھر گرہستی بھی ضروری ہے۔ معصومہ بیڈ سے اترتے ہوئے فل اپنی ممی والے موڈ میں آچکی تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

اچھا نہ جاؤ اب بناؤ اور مجھے روم میں دے جانا۔ حریم نے معصومہ کے سارے باشن کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔

حد ہو گئی ہی کوئی قدر نہیں ہے اس گھر میں چھوٹے بچے ہونے کی۔۔ معصومہ کمرے سے باہر نکلتے ہوئے بولتی گئی۔

باقی سب ٹھیک ہے پر پلیز یہ خود کو بچہ نہیں بولو بچے بُرا مان جائے گے۔ حریم نے اپنا بازو آنکھوں پر رکھتے ہوئے کہا

حسینہ اور سدرہ دونوں لاؤنج میں بیٹھے رات کے کھانے کی تیاری کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں۔ باقی سب مرد حضرت کام پر تھے اور بچا پارٹی اپنے اپنے کمروں میں۔

بھابھی سوری سوری بھابیوں آپکے لیے ایک نیوز ہے گل سدرہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھے ہوئے کہنے لگی۔

ہاں اگر کوئی خیر کی خبر ہے تو ضرور سناؤ۔ حسینہ نے کہا

جی خیر کی ہی خبر ہے وہ شیرین کا فون آیا تھا۔ بول رہی تھی پاکستان آرہے ہیں۔

Clubb of Quality Content

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔سدرہ نے کہا ملک واپس آرہی ہے اولاد کی اعلیٰ تعلیم کے خاطر ہماری شیرین جیسے اپنے ملک سے انتائی محبت تھی اتنا عرصہ دور رہنا پڑھا۔حسینہ نے کہا۔

کب تک آئے گے۔سدرہ نے گل سے پوچھا۔اتوار کو گل نے بتایا۔

ضیاء بھائ کچھ دنوں کے لیے ہی آئے گے پھر وہ واپس چلے جائیں گے لیکن بچے اور خود شیرین اب وہ پاکستان میں ہی رہیں گے۔ماشاءاللہ سے اب تو دونوں بچوں کی پڑھائیں بھی پوری ہو گئ ہیں۔اور شہرام اب پاکستان میں ہی کام کرنا چاہتا ہے۔تیمور کا مسئلہ ہے تیمور یوکے ہی رہنا چاہتا ہے اسلئے شاید وہ ضیاء بھائی کے ساتھ واپس چلا جائے۔گل نے دونوں بھابیوں کو ساری تفصیل سے اگاہ کیا۔

صحیح ہے کل سے مارکیٹ بھی چلتے ہے پھر تیاریاں بھی کرنی ہی بچوں اور شیرین کا کمرہ بھی سیٹ کرنا ہے۔سدرہ نے کہا۔

تینوں خواتین پھر مزید پلاننگ کرنے میں جوٹھ گئی جورات تک تو کیا مہمانوں کے انے تک ختم نہیں ہونی تھی

یہ کیا ہو رہا ہے سب ٹھیک ہیں یہ آج کونسی جنگ پر جانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ حریم نے سدرہ حسینہ اور گل کو ساتھ بیٹھے دیکھا

کسی جنگ پر جانے کی تیاری نہیں ہو رہی بلکہ مہمان آرہے ہیں انکے استقبال کی تیاری ہو رہی ہے۔ گل نے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اللہ خیر کرے یہ ایسے کونسے مہمان ہے جیسے میری گل بی کو بھی اتنا خوش کر دیا ہے۔ حریم گل کے پاس صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

بیٹا یہ مہمان آپکو بھی خوش کر دے گے۔ گل نے حریم کے کان میں سر گوشی کی۔

حریم نے اپنی سوچ جٹکی وہ اس طرف سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

ارے اب بتا بھی دے ایسا بھی کیا سسپنس ہے۔وہ تمہاری پھپھو آرہی ہے پاکستان وہ بھی اس بار کبھی نہ واپس جانے کے لیے۔۔سدرہ نے بتایا۔

کون آرہا ہے۔شیرین پھپھو مطلب میری بڑی پھپھو جنکے 2 ھنڈ سھم سے بیٹے ہے۔معصومہ نے تقریباً چلا کر کہا۔

حد ہے ایک یہ لڑکی کئی سے بھی نمودار ہو جاتی ہے۔یہ آواز حسینہ بیگم کی تھی۔

حریم اٹھ کے کچن میں چلی گئی تھی۔گل کی نظر حریم پر ہی تھی حریم کے پیچھے ہے گل بھی کچن میں گئی تھی۔

حریم شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی تھی۔

کیا ہوا بتیجی ایسے اٹھ کے کیوں آگئی گل نے پوچھا۔

ارے کچھ نہیں گل بی کافی پینے کا دل کر رہا تھا سر بھی درد ہو رہا ہے تو بس کافی بنانے لگی تھی آپ پیئے گی۔حریم ایک ہی سانس میں سب بولتی جارہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اور ساتھ ساتھ کافی کا سامان شیلف پر رکھ رہی تھی۔

آرام سے بتیجی یہ کبھی نہ کبھی تو ہونا تھا۔

ارے گل بی مجھے کیا ہو گا میں تو کافی بنا رہی آپ چلے میں آپکے لیے بھی لے کر آتی ہوں۔

ٹھیک ہے بتیجی اگر نہیں بات کرنا چاہتی تو پھپھو کیا کر سکتی ہے۔ لیکن تمہیں پتہ ہے نہ حریم تم مجھ سے ہر بات شیئر کر سکتی ہو۔

اور شاید یہ ابھی جیتنا بُرا لگ رہا ہے اتنا نہ ہو وقت سب صحیح کر دے اور میری بتیجی تو اتنی سٹرانگ ہے کے وہ سب کا سامنا کر سکتی ہے بغیر اپنے چہرے پر کوئی بھی تاثر لائے۔

گل بی میں نے یہ تو نہیں کہا یہ بُرا ہے۔ حریم نے نظر نیچے کرتے ہوئے ہوا۔

بس یہی سننا تھا۔ گل اتنا کہہ کر کچن سے باہر چلی گئی۔ حریم نے لمبا سانس لیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content!

حریم اپنے کمرے میں پڑھائی کر رہی تھی کے ایک دم سے باہر سے انتہائی شور انا شروع ہو گیا

۔

حریم کمرے سے باہر نکلی تو ریان اور معصومہ ایک دوسرے سے لڑ رہے تھے۔سب خواتین بازار گئی تھی۔گھر میں اس وقت حریم معصومہ اور ریان تھے۔

کیا ہو رہا ہے یہ۔حریم کی آواز سن کر دونوں اپنی جگہ سیدھے ہو گئے ریان نے معصومہ کے بال پکڑے ہوئے تھے وہ فوراً حریم کو دیکھ کر چھوڑ دیئے

Clubb of Quality Content!

حریم جان میری کوئی غلطی نہیں ہے سب غلطی اس چوڑیل کی ہے اسکو اپنے بھائی کا کوئی خیال نہیں ہے اسکو ممی بول کر گئی تھی کے مجھے بھی لانچ دے اس نے سارا خود کھالیا میرے حصے کا پاستا بھی نہیں چھوڑا۔ریان نے حریم کو دیکھ کر فوراً سے ساری کہانی سنا دی۔

لیکن اسکا مطلب یہ ہر گز نہیں ہیں ریان کے تم ہاتھ اٹھاو کتنی بار تمہیں سمجھایا ہے لڑکیوں کے ساتھ ایسے نہیں کرتے بہن ہے وہ تمہاری اور بڑھی بھی ہی تم سے اگر اسے تمہارے

حصے کا کھا بھی لیا ہے تو کوئی قیامت نہیں آگئی تم آرڈر کر لیتے۔یا خود بازار سے لے آتے ویسے بھی تو سارا دن باہر گھومتے ہی ہو نہ۔حریم نے دونوں کو صوفے پر بیٹھایا اور ریان کو سمجھایا۔

سوری حریم آپی مجھ سے غلطی ہو گئی میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا پرومز۔ریان نے نظر نیچے کرتے ہوئے کہا اور وہ واقعی شرمندہ تھا۔

سوری معصومہ آپی میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔حریم کے کہنے پر ریان نے معصومہ سے بھی سوری کی اس بار ریان کے سوری میں ذرا سی ملاوٹ تھی کیونکہ ایسا دوبارہ نہ ہو ایسا ہونا تو نہ ممکن تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ریان حریم کی بہت عزت کرتا تھا اور ڈرتا بھی بہت تھا اسلئے اپنی غلطی نہ بھی ہو حریم کے سامنے بحث نہیں کرتا تھا اور جو حریم سمجھائے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا تھا۔لیکن معصومہ کے معاملے میں حریم کی سمجھائی ساری باتیں ریان بھول جاتا تھا۔

چلو اب جاؤ سب کے لیے لانچ لے کر اؤ۔ حریم نے ریان سے کہا۔

ریان کے جانے کے بعد حریم نے معصوم کو سمجھایا تھا۔ لیکن معصومہ کو پتہ تھا ہمیشہ ایسے کسی بھی معاملے میں حریم معصومہ کو ہی سپورٹ کرے گی اکیلے میں حریم معصومہ کو جیتنا بھی سمجھا لے ڈانٹ لے لیکن کبھی بھی کسی اور کے سامنے معصومہ کو کچھ نہیں کہتی تھی ہمیشہ معصومہ کی سائڈ لیتی تھی۔ ریان کے معاملے میں بھی حریم ایسی ہی تھی گھر والوں کے علاوہ ریان کو بھی ہر جگہ پروٹیکٹ کرتی تھی سپورٹ کرتی تھی۔ حریم کا اپنا کوئی بہن بھائی نہیں تھا اسلئے معصومہ اور ریان کے لیے بچپن سے ہی حریم نے بڑھی بہن ہونے کی ساری ذمے داری لے لی تھی۔ اور باقی کا سارا کریڈٹ اس گھر کے بڑھو کو جاتا ہے جنکے درمیان اتفاق نے بچوں پر ہمیشہ اچھا اثر ڈالا۔

ہفتہ تیزی سے گزر گیا۔ اجّ اتوار کا دن تھا۔ ذاکر اور شیر از ائرپوت پر گئے تھے۔

سدرہ حسینہ اور گل صبح سے گھر کے کاموں میں مصروف تھی۔

Clubb of Quality Content!

اور بچا پارٹی سو رہی تھی۔ معصومہ رات کو دعوے کر کے سوئی تھی کے ایئرپورٹ جائے گی اور ابھی تک بستر میں ہوش سے بیگانہ پری تھی۔ یہی حال ریان کا بھی تھا۔

حریم کی آنکھ صبح جلدی ہی کھل گئی تھی۔ حریم نے اپنا سارا کمرہ صاف کیا۔ حریم کی ہر سنڈے کی روٹین میں اپنا کمرہ خود صاف کرنا۔ شیٹس تبدیل کرنا۔ اور اپنی سیلف کیئر کرنا۔ اور آج بھی حریم اپنے ہر کام سے فارغ ہو کر یہاں تک کہ اپنی ریڈنگ کے شوک کو بھی پورا کر کے فری ہو چکی تھی۔

اور اس وقت حریم شدید بور ہو رہی تھی۔ ہر سنڈے ہی جب حریم اپنے تمام کاموں سے فری ہو جاتی اور یوں بور ہونے۔ لگتی تو حریم بھی وہی کام کرتی جو ہر بڑھا بہن یا بھائی کرتے ہیں۔ چھوٹے بہن بھائیوں کی نیند خراب اور ابھی بھی حریم معصومہ کے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔ حریم کمرے میں گئی تو حریم کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

کیا بات ہے یہ میری آنکھیں عجیب منظر دیکھ رہی ہے یا شاید میں کوئی خواب دیکھ رہی ہُوں ۔۔۔ حریم نے معصومہ کو شیشے کے سامنے کھڑے مسکارا لگاتے دیکھا۔

ویسے یہ اتنی تیاری کیوں بھای ۔۔۔ حریم نے بیڈ پر بیٹھے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ارے مہمان آرہے ہیں نہ تو اب اُجاڑ حالت میں تو نہیں گھوم سکتی نہ تو سوچا ذرا اپنا حال اچھا بناؤ آخر یو کے سے آنے والوں کو بھی تو پتہ چلے پاکستان کی بات ہی اپنی ہے۔ معصومہ اب اپنا جائزہ لے رہی تھی۔

کیسی لگ رہیں ہوں۔۔ معصومہ نے پوچھا۔

بے حد حسین ہمیشہ کی طرح۔ حریم نے دل سے معصومہ کی تعریف کی معصومہ نے ہلکے نیلے رنگ کی لونگ شرٹ سفید ٹراوزر کے ساتھ پہن رکھی تھی اور ڈارک براؤن بھال کھلے چھوڑے گئے تھے۔ معصومہ خوبصورت تھی ڈارک براؤن آنکھیں بڑھے بڑھے نقوش سلکی براؤن بھال معصومہ کے چہرے پر بائیں گال پر تین سے چار نقطے نما کی صورت میں جلد نہیں تھی۔اور وہ معصومہ کو یونیک بناتی تھی دیکھنے میں لگتا تھا جیسے وہ سٹار بنا ہوا تھا۔توجہ دینے سے واضع پتہ چلتا تھا کے دانوں نما کی صورت چہرے سے کچھ جلد نہیں ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں سچ میں بھول گئی تھی کے اجّ تو مہمان آرہے ہیں۔۔۔ حریم اٹھ کے دروازے کی طرف بڑھ گئی

اب حیران ہونے کی باری معصومہ کی تھی۔ حریم جان نہ کرے آپ کیسے بھول سکتی ہے۔ مطلب کیا آپ واقعی بھول گئی تھی کے اجّ مہمان آرہے ہیں۔ معصومہ نے شیشے سے حریم کو نظروں میں رکھتے ہوئے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں معصومہ میں واقعی بھول گئی تھی۔ حریم کہہ کر باہر چلی گئی۔

معصومہ اپنے کام میں دوبارہ سے مصروف ہو گئی۔

حریم کچن میں آگئی جہاں سب خواتین اپنے کاموں میں مصروف تھی۔

حسینہ کی نظر حریم پر پڑی۔۔۔۔ کچھ چاہیئے ہے کیا حریم حسینہ نے پوچھا۔

جی چچی ناشتہ۔ حریم نے کہا۔

اچھا لاؤنج میں بیٹھوں میں لے کر آتی ہوں ناشتہ۔ حریم نے سر ہلا دیا اور گل کی طرف متوجہ ہو گئی جو کھیر کی گارنش میں مصروف تھی۔

میں نے تو سوچا تھا کے میری بتیجی اج لازماً کوئی نہ کوئی ڈیش اپنے ہاتھوں سے بنائے گی۔ گل نے بادام کھیر پر ڈالتے ہوئے کہا۔

میرے خیال سے چاچی ٹھیک کہہ رہی تھی مجھے باہر ہی چلے جانا چاہیئے۔ حریم نے روٹھتے ہوئے کہا

اپنے کمرے میں جاؤ حریم اپنا حالت دُرست کرو۔ حریم کچن کے دروازے کی طرف بڑھی تو پیچھے سے گل کی آواز آئی۔

کیوں میری حالت کو ایسا کیا ہے۔ حریم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

جیتنا کہا ہی بتیجی بس اتنا کرو۔۔۔ گل حریم کو تھوڑے سخت لہجے میں کہہ کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

اوراب حریم سیدھا اپنے کمرے میں ہی جاتی۔کیونکہ حریم کو پتہ تھا جس لہجے میں کہا گیا تھا وہ بتایا نہیں جتایا گیا تھا۔وہ حکم تھا۔

ایسا نہیں تھا کے گلِ کوئی روایتی قسم کی پھوپھو تھے بلکہ گلِ سب بچوں کی بیسٹ فرینڈ تھی ۔گلِ سے سب بچے اپنی ہر قسم کی بات شیئر کر لیتے تھے اور اطمینان بھی ہوتا تھا انہیں کے انکا راز راز ہی رہے گا۔اور گلِ سختی نہیں کرتی تھی لیکن جب کرتی تھی تو پھر گلِ کوئی قصر نہیں چھوڑتی تھی۔

لیکن ایسا ہوتا نہیں تھا کے گل بلاوجہ کوئی بھی بات کسی کو کئے اور گل کو سب سے زیادہ سختی حریم کے ساتھ ہی کرنی پڑتی تھی۔

اور حریم کبھی بھی گل کو کسی بھی بات سے انکار نہیں کر سکتی تھی۔

ایک دم گاڑیوں کے ہورن بجے سب گھر والے دروازے پر پہنچے استقبال کے لیے

سب ایک دوسرے سے ملے اور لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ بانو نے سب کو کا جوس سرو کیا۔

شیرین اپنی دونوں بھابیوں اور گل سے باتوں میں مصروف تھی۔

ضیاء صاحب ذاکر اور شہراز کے ساتھ۔

اور ریان اور معصومہ شہرام اور تیمور سے باتوں میں مصروف تھے۔ شہرام تو کافی خوش مزاجی سے معصومہ اور ریان کے سوالوں کے جواب دے رہا تھا۔ شہرام کے مقابلے تیمور کچھ خاموش تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب باتوں میں مصروف تھے کے اچانک ایک آواز نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

اسلام علیکم۔۔ حریم کی آواز پر سب متوجہ ہوئے حریم سیریوں کی طرف سے چلتی ہوئی حال کی طرف آ رہی تھی۔

سب نے سلام کا جواب دیا۔ حریم ضیاء صاحب کے پاس گئی سر آگے بڑھا کر پیار لیا اور سلام کیا۔

پھر شیرین کے پاس گئی سلام کیا۔ کیسی ہے آپ پھپھو۔ میں ٹھیک ہو میری بیٹی کیسی ہے ۔شیرین نے پوچھا۔

میں بھی بلکل ٹھیک ہوں۔ سوری پھپھو وہ میں روم میں تھی مجھے پتہ نہیں چلا آپ سب کب آئے۔

کوئی بات نہیں زیادہ دیر نہیں ہوئی ابھی۔ شیرین نے حریم کو خود سے لگاتے ہوئے کہا۔

حریم نے صرف ایک بار ان دونوں بھائیوں پر نظر ڈالی تھی۔اور وہ دونوں اُسّے ہی دیکھ رہے تھے حریم کو عجیب سا محسوس ہوا تو حریم شیرین اور باقی سب سے باتوں میں لگ گئی۔

باتوں سے فارغ ہونے کے بعد سب نے کھانا کھایا۔

کھانا کھانے اور چائے کے بعد سب آرام کرنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

حریم لون میں رکھی کرسیوں اور میز میں سے ایک پر بیٹھی تھی۔ حریم کی پشت دروازے کی طرف تھی

ہیلو۔۔۔۔۔۔ باری مردانا آواز پر ایک منٹ کے لیے حریم ڈری لیکن آواز پہنچنے کے بعد آستہ سے پیچھے مڑی۔

آپ یہاں؟ کوئی چیز چاہیئے تھی کیا؟ حریم نے میزبان ہونے کے ناطے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نہیں۔ بیٹھ سکتا ہوں؟ سامنے سے پوچھا گیا۔

جی بالکل اس میں پوچھنے کی کوئی بات نہیں ہے آپکا اپنا گھر ہے۔ حریم نے خوش اخلاقی سے کہا۔اور کئی اندر حریم کو یہ تکلفانہ مزاج پسند نہیں آیا

کیسی ہو؟ باری مردانا آواز میں پوچھا گیا۔۔میں بلکل ٹھیک ہو۔لگ نہیں رہی تم ٹھیک

۔شہرام نے حریم کو دیکھتے ہوئے کہا

آپکے سامنے ہوں بلکل ٹھیک۔اس بار حریم نے ہلکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

حریم کو جواب میں خود پر مقابل کی نظر چند سیکنڈز کے لیے محسوس ہوئی۔

حریم نے بلیک کلر کی پیروں تک آتی فروک پہن رکھی تھی۔بھالوں کو درمیان کی مانگ سے

پیچھے کی طرف کیچڑ میں ہلکا سا سہارا دے رکھا تھا۔اور میک اپ نام کی کوئی بھی چیز نہیں تھی

چہرے پر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ کیسے ہے۔حریم نے نظروں سے کنفیوز ہو کر پوچھا

کافی جلدی نہیں پوچھ لیا؟شہرام نے کہا۔

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پاکر شہرام نے دوبارہ کہا۔

بلکل ٹھیک ہوں۔اور اب تو مزید ٹھیک ہو گیا ہوں۔ حریم نے شہرام کی آخری بات پر شہرام کو دیکھا دونوں کی نظریں ملی۔

میرا مطلب ہے اپنے ملک واپس آ کر ہر انسان ہی خوش ہو جاتا ہے۔ شہرام نے اپنی بات مکمل کی۔

حیرت ہے پہلے عوام کو ملک سے بھاگنے کا بھی بڑا شوق ہوتا ہے پھر اسی جگہ واپس اگر سکون ملتا ہے۔ حریم نے نظر لون میں دوڑاتے ہوئے عام سے لہجے میں کہا۔

شہرام حریم کی آواز پر ہلکا سا مسکرایا۔ حریم کی نظر شہرام کے مسکراتے چہرے پر گئی اور ٹھہر گئی۔

Clubb of Quality Content!

طنز تھا تو بہت اچھا تھا۔ شہرام نے کہا

نہیں طنز نہیں تھا۔ حریم یہ کہہ کر کرسی سے اٹھ گئی۔

چلتی ہوں میں اب معذرت آپکو مزید کمپنی نہیں دے سکتی مجھے اسائنمنٹ بنانی ہے۔ حریم کہہ کر پلیٹ گئی۔

شہرام وہی کرسی پر بیٹھا حریم کو جاتا دیکھ رہا تھا۔

شیرین بیگم اور انکی فیملی کو پاکستان آئے 2 دن ہو گئے تھے۔ شیرین آفریدی ہاؤس میں ہی ٹھہری ہوئی تھی۔ شیرین اور ضیاء صاحب کا اپنا گھر بھی لاہور میں تھا۔ لیکن ابھی فلحال شیرین بیگم آفریدی ہاؤس میں ہی ٹھہری ہوئی تھی۔ جب بھی وہ پاکستان آتی تھی چوٹیوں میں تو آفریدی ہاؤس ہی رہتی تھی۔ انکے سسرال میں تو بس ضیاء صاحب کے ایک چھوٹے بھائی تھے۔ اور ایک نند تھی۔۔ نند انکی لاہور میں ہی رہتی تھی۔ جبکہ انکے دیور کبھی پاکستان میں اور کبھی پاکستان سے باہر رہتے تھے۔ اسلئے شرین بیگم کو کبھی سسرال میں جا کر رہنے کی فکر نہیں ہوئی۔ لیکن اس بار تو وہ مستقل پاکستان میں رہنے کے لیے آئے تھے تو اپنے گھر شفٹ ہونا تھا۔

شرین بیگم لاؤنج میں بیٹھی گل سے باتیں کر رہی تھی کے اچانک شہرام کی آواز آئی کیا کر رہی ہے یہ حسین لیڈیز

کچھ بھی نہیں تم بتاؤ سفر کی تھکان اتری۔ گل نے پوچھا۔۔

جی گل بی تھکان تو اتر گئی ہے لیکن بوریت ہو رہی ہے۔ شہرام نے کہا۔

بابا نے بولا ہے آفس نیکسٹ ویک سے سٹارٹ کرنا ہے۔اور کچھ خاص کرنے کے لیے ہے نہیں یہاں اور میں اتنی دیر فارغ نہیں بیٹھ سکتا۔۔۔ شہرام نے اپنے ماتے سے بھال پیچھے ہٹھاتے ہوئے اپنی بوریت کی وجوہات بتائی۔

بلکل حریم کی کاپی ہو تم بھی شہرام وہ بھی کچھ کیے بغیر نے رہ سکتی۔۔۔۔ گل نے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ تو رہنے دے آپ گل بی وہ تو ہر وقت چپ رہتی ہے جیسے ذرا سا زیادہ بول لے گی تو ٹیکس لگ جائے گا۔ شہرام نے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

ایسی بات نہیں ہے بس ضرورت سے زیادہ سمجھدار ہو گئی ہے ہماری حریم۔

سمجھدار تو نہیں پتہ گل بی لیکن خطرناک حد تک خاموش ضرور ہو گئی ہی۔

تم نے صرف یہی نوٹس کیا شہرام؟ گل نے سوال کیا۔

جی گل بی یہی نوٹس کیا۔ شہرام اپنی جگہ سے اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن اچانک پیچھے گل سے متوجہ ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور ہاں اگر کچھ اور نوٹس کیا بھی ہو۔ تو آپکے سامنے تھوڑی نہ بتاؤ گا۔ شہرام نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا۔ اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ہو رہا ہے ہے پیاری کزن شہرام نے کپ میں چمچ چلتی معصومہ سے پوچھا۔

معصومہ کی قمر شہرام کی طرف تھی اسلیئے وہ پورا گھومی۔

کافی بنا رہی ہوں۔آپ پیئے گے ؟معصومہ نے پوچھا۔

بلکل پیو گا اب اتنی پیاری لڑکی اتنے پیار سے پوچھ رہی ہے تو کافی تو پی ہی سکتا ہوں میں ۔۔۔شہرام شیلف پر بیٹھ رہا تھا کے نظر کچن کے دروازے پر گئی جہاں حریم کھڑی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شہرام نے حریم کی طرف دیکھا صرف کچھ سیکنڈز کے لیے پھر واپس اپنی نظریں معصومہ کی طرف کرلی۔

حریم نے دونوں کو نظرانداز کیا اور فریج کی طرف بڑھ گئی۔

ارے حریم جان کیا بات ہے کچن کو آج اپنے چار چاند لگا دیئے۔کچھ چاہئے تھا کیا؟معصومہ نے پوچھا۔

حریم نے فریج میں سے پانی کی بوتل نکلی اور اپنا ہاتھ اوپر کر کے معصومہ کو اس انداز میں دکھایا کے پانی چاہیئے تھا۔اور حریم کچن سے باہر چلی گئی۔

معصومہ کچھ کہنے والی تھی لیکن حریم تیز قدموں سے باہر چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

معصومہ نے ایک نظر حریم کو باہر لاؤنج سے سیڑھیاں چڑتے دیکھا اور واپس اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

یہ ایسی کیوں ہے؟شہرام نے معصومہ سے پوچھا۔

کون؟معصومہ نے پوچھا۔

یہ۔ شہرام نے کچن کے دروازے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے حریم کچھ سیکنڈز پہلے باہر گئی تھی۔۔

اچھا حریم جان۔ ارے وہ ایسی ہی ہے بس لیکن وہ بہت اچھی ہے۔

لگتا تو نہیں ہے۔ شہرام نے کہا۔

اپنے کچھ کہا؟ معصومہ نے ذرا شاکی نظروں سے پوچھا۔

ارے نہیں میں بس کہہ رہا تھا کے پہلے ایسی نہیں تھی۔ میری کافی اچھی دوستی تھی۔ لیکن جب میں لاسٹ ٹائم پاکستان آیا تب بھی ٹھیک تھی۔ لیکن اسکے بعد کبھی دوبارہ کال پر بھی بات نہیں کی اور اب جب ہم پاکستان آئے ہے تو میں نے محسوس کیا ہے بہت فاصلے پر رہتی ہی۔۔۔ شہرام نے اپنی تمام سوچیں حریم سے متعلق معصومہ سے شیئر کی۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content!

معصومہ اور شہرام کی دوستی ان پچھلے 2 دنوں میں کافی ہو گئی تھی۔ معصومہ کی فرینڈلی نیچر نے شہرام کو کافی ایمپریس کیا تھا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے حریم جان میری طرح نہیں ہے انہی کچھ وقت لگتا ہی کسی کے ساتھ اوپن اپ ہونے کے لیے۔ لیکن جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔ معصومہ نے کہا

۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں واقعی تم میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

ہاں اب ہر کوئی معصومہ آفریدی تو نہیں بن سکتا نہ۔۔۔ معصومہ نے کہا۔

اور یہ لیں بن گئی کافی۔ معصومہ نے شہرام کو کافی کا مگ پکارتے ہوئے کہا۔

شکریہ کزن۔

معصومہ اور شہرام بھی لون میں آ گئے اور کافی دیر باتیں کرتے رہے۔

حریم اپنے کمرے میں کتاب پڑھ رہی تھی کے حریم کا فون بجا۔۔

حریم نے فون دیکھا اور جیسے ہی کال کرنے والے کے نام پر نظر پڑی تو مسکرا دی۔ حریم نے کتاب سائڈ پر رکھی اور فون لے کر کھڑکی کی پاس چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ اجّ مجھے کیسے یاد کر لیا ہے۔ حریم نے فون اٹھا کے پوچھا۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔ حریم سن کر مسکرائی۔۔

اچھا او کے میں آتی ہوں۔ حریم نے کہا اور فون بند کر دیا۔۔

حریم نے جیسے ہی فون بند کیا حریم کی نظر نیچے لون میں گئی۔اور حریم نے ایک نظر لون میں بیٹھے معصومہ اور شہرام پر ڈالی اور پھر واشروم کی طرف چلی گئی۔

حریم نے جامنی رنگ کا کرتا بیگی پینٹ کے ساتھ پہنا اور گالے میں سٹولر لیا۔ شیشے میں ایک آخری نظر خود پر ڈالی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ حریم نے دروازے پر رُک کر ایک بار دوبارہ خود پر نظر ڈالی۔ حریم واپس کمرے میں آئی اور ڈریسنگ ٹیبل سے ہلکے گلابی رنگ کی لپسٹک لگائی اور مسکارا بھی لگایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حریم اچھے قد کی ایک انتہائی خوبصورت لڑکی تھی۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں ہوگا کے حریم ایسی شکل وصورت کی حامل تھی جس کے لیے عورتیں اپنے بیٹوں کے لیے فوراً سے پسند کر لیتی ہے۔

کالی گہری بہت گہری آنکھیں لمبی پلکیں قدرتی گلابی ہونٹ اور ہونٹوں کے بائیں طرف ایک تِل تھا جو حریم کے گورے چہرے پر چمکتا تھا۔

حریم تیار ہو کر نیچے گئی اور سدرہ بیگم کو مجتبیٰ کے ساتھ باہر جانے کا بتا کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔

وہ باہر لون میں آئی تو نظر شہرام اور معصومہ پر گئی اور مجتبیٰ بھی وہی تھا۔

حریم نے اپنے قدم لون کے ایک طرف رکھے میز اور کرسیوں کی طرف بڑھا دیے۔۔

حریم نے سب کو سلام کیا۔اور مجتبیٰ کی جانب متوجہ ہو گئی۔

کیسے ہو۔۔۔۔۔ حریم نے مجتبیٰ سے پوچھا۔۔

میں بلکل ٹھیک ہو تم بتاؤ کیسی ہو بے وفا۔۔۔ مجتبیٰ اب پوری طرح حریم کی طرف متوجہ تھا

۔۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

میں کئی نہیں تمہارے سامنے ہوں۔۔۔ حریم اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اچھا اندر چلتے ہے پھپھو کو سلام کرو پھر چلتے ہیں۔ مجتبیٰ حریم کا ہاتھ پکڑ کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

معصومہ اور شہرام دونوں کو جاتا دیکھ رہے تھے۔

کیا ہوا۔۔۔۔ معصومہ نے شہرام سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس دیکھ رہا ہوں ہمارے ماموں کی بیٹی اپنے ماموں کے بیٹے کے ساتھ کافی کچھ ہیں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

معصومہ شہرام کی بات سن کر مسکرا دی۔

یہ بات تو سچ ہے حریم جان کو کوئی کسی بھی وقت مسکرانے پر مجبور کر سکتا ہے تو وہ مجتبیٰ ہے۔ حریم جان مجتبیٰ کو کبھی کسی چیز کو منع نہیں کر سکتی۔۔۔ معصومہ نے بتایا

اور مجتبیٰ؟۔ شہرام نے پوچھا۔۔ معصومہ شہرام کی بات کا مطلب سمجھ کے بولنے لگی۔

وہ حریم جان کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔۔۔ معصومہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

پہلے اتنی دوستی نہیں تھی دونوں میں جب میں آخری بار پاکستان آیا تھا تو حریم کی سب سے زیادہ مجھ سے بنتی تھی۔یہ سمجھ لو حریم کو ہمارے آنے کی خوشی ہوتی تھی۔اور اب پتہ نہیں ایسا کیا ہو گیا ہے۔حریم کا بہیویہر انتہائی خشک ہے۔

مجھے نہیں لگتا ایسا کچھ ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔کیونکہ مجتبیٰ نے اپنی جگہ خود بنائی ہے حریم جان کی زندگی میں۔کچھ سال پہلے حریم جان بے حد بیمار ہو گئی تھی۔اور مجتبیٰ ہر وقت حریم جان کے ساتھ رہتا تھا انکا خیال رکھتا تھا۔اور بس ایسے ہی وقت گزرتا رہا اور مجتبیٰ نے ایک جگہ بنالی جو صرف حریم جان کی زندگی میں گل بی کی تھی۔پھر گل بی کے ساتھ مجتبیٰ حیدر نے بھی بنالی۔۔۔۔۔۔۔۔ معصومہ بولتی جارہی تھی اور شہرام بس سن رہا تھا۔شہرام کے چہرے پر کسی قسم کیا کوئی ریکشن نہیں تھا بس وہ معصومہ کو ایسے سن رہا تھا جیسے اپنی معلومات میں اضافہ کرر ہا ہو۔

مجھے تو کبھی کبھی لگتا ہے کے مجتبیٰ پسند کرتا ہے حریم آپی کو۔۔ معصومہ بول رہی تھی اور شہرام کی نظر حریم اور مجتبیٰ پر گئی جو گیٹ سے باہر نکل رہے تھے۔

اور حریم؟ شہرام نے نظر اُن دونوں پر رکھتے ہوئے معصومہ سے پوچھا۔

انکے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتی۔ معصومہ نے اپنی نظر شہرام کے چہرے پر رکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شہرام نے اپنی نظر واپس معصومہ پر کی تو معصومہ کو خود کو تکتا پایا۔

کافی کچھ چینج ہو گیا ہے۔ شہرام یہ کہہ کر اٹھ کرڑھا ہوا اور بغیر معصومہ کو کچھ کئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔

اور معصومہ بس شہرام کو دیکھ رہی تھی۔ پھر شہرام کی پُشت کو۔

اور جب وہ مکمل نظروں سے اوجھل ہو گیا تو۔

اپنی کرسی سے ٹھیک لگا کر بیٹھ گئی۔

حریم گاڑی میں بیٹھی معصومہ کا انتظار کر رہی تھی۔ پہلے ہی وہ دونوں کو یونیورسٹی سے دیر ہو رہی تھی اور معصومہ تھی کے آ نہیں رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حریم بار بار ٹائم دیکھ رہی تھی لیکن معصومہ آ نہیں رہی تھی۔

حریم کی نظر لون میں ایک طرف کھڑے تیمور کو دیکھا جو کچھ پریشان لگ رہا تھا۔

حریم گاڑی سے اتر کر اُس تک گئی۔

سب ٹھیک ہے ؟ حریم کی آواز پر تیمور پلٹا

جی سب ٹھیک ہے۔ وہ بس آنکھ کھل گئی تو سوچا باہر تازہ ہوا میں آ جاؤ۔

بہت اچھا کیا۔ اگر کوئی پریشانی ہے تم بتا سکتے ہو یہاں سب آپکے اپنے ہے۔ حریم نے نرم لہجے میں کہا۔

تیمور نے کچھ دیر حریم کو دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اصل میں واپس جانا چاہتا ہو اور پاکستان سوچ کے بھی یہی آیا تھا کے واپس چلا جاؤ گا اور ابھی بھی یہی چاہتا ہوں۔ لیکن ممی سمجھ نہیں رہی ایموشنلی بلیک میل کر رہی ہے تو اور میں انکو ناراض کر کے نہیں جانا چاہتا۔ تیمور نے اپنا مسئلہ حریم کو سنایا۔

یہ تو کوئی بڑھا مسئلہ نہیں ہے دیکھو جب آپ سوچ کے آئے ہوں کے واپس جانا ہے تو وہ تو ایک دن چلے ہی جاؤ گے

لیکن ابھی جیتنا وقت پاکستان میں ہو کوشش کرو کے اِس وقت میں حسین یادیں بناؤ تا کے اس بار واپس جاؤ تو پاکستان دوبارہ آنے کا انتظار کرو۔ اور رہی بات پھوپھو کی تو وہ بھی سمجھ جائے گی۔

تیمور حریم کی ساری بات سن کر مسکرا دیا۔

بہت خوب میں اس پر ضرور عمل کروگا۔ اگر آپ مجھے لاہور گھومنے کا وعدہ کرے اور میری سفارش بھی کردے گی ممی سے تو مجھ معصوم کے لیے کافی آسانی ہو جائے گی۔۔۔ تیمور نے حریم کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تو بتایئے بنائیں گی میرا یہ ٹرپ اچھا تا کے اس بار جاؤ تو واپس آنے کی وجہ ساتھ لے کر جاؤ۔۔۔ تیمور نے پوچھا۔

جی ڈاکٹر صاحب ٹینشن نہیں لے کام تھوڑا مشکل ہے لیکن میں ذمے داری لیتی ہُوں۔

حریم اور تیمور باتیں کر رہے تھے کے معصومہ آگئی۔۔

معصومہ کی نظر دونوں پر گئی تو حیران ہوئے نہ رہ سکی۔۔

ارے مجھے لگا آپ میرے انتظار کروانے پر کافی غصے میں ہونگی لیکن یہاں تو کافی خوش مزاج ہے۔ معصومہ نے تیمور کو سلام کرنے کے بعد حریم سے کہا۔

ہاں اب باتیں بنا کر مزید لیٹ نہ کرو پہلے ہی ہم ایک لیکچر مس کر چکے ہیں۔ حریم پھر تیمور کو خدا حافظ کہہ کر معصومہ کو لے کر گاڑی کی طرف بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شہرام لاؤنج میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا کے شہرام کی نظر دروازے سے اندر آتے تیمور پر پڑھی جو کے کافی اچھے موڈ میں تھا۔۔

حیرت ہے یہ میرا بھائی اتنا چمک کیوں رہا ہے۔ شہرام نے پوچھا

کچھ نہیں جب سے پاکستان آیا ہوں اج پہلی بار اچھا محسوس کر رہا ہوں

کیوں ممی مان گئی تمہارے واپس جانے کے لیے۔۔۔ شہرام نے پوچھا۔

نہیں بھائی۔۔۔ لیکن میرے پاس سفارش کا انتظام ہو گیا ہے تو سمجھو مان جائے گی۔ تیمور نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیا بات ہے اور کون ہے یہ سفارش۔۔۔ شہرام نے تیمور کے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

حریم۔ تیمور نے بتایا۔

حریم۔۔ شہرام نے حیرت سے پوچھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

تمہاری اس سے کب بات ہوئی اور وہ مان کیسے گئی۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے بات ہوئی اور وہ کیسے نہیں مانتی اب تیمور کو منع کرنا مشکل کام ہے۔

حیرت ہے۔شہرام نے کہا۔

اور وہ کیوں ہے آپکو میری قابلیت پر شک ہے۔۔۔ تیمور نے پوچھا۔

نہیں حریم کافی بدل گئی ہے۔پہلے کی طرح بات نہیں کرتی۔اور تم سے بات بھی کی اور سفارش بھی کرے گی یہ بات تھوڑی حیران کن ہے۔۔شہرام نے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

صرف اتنا ہی نہیں مجھے لاہور کی سیر کروانے کا وعدہ بھی کیا ہے۔۔

تیمور کی بات سن کر شہرام کے ہاتھ سے جوس کا گلاس چھوٹنے والا تھا جو اُسنے کچھ دیر پہلے سامنے میز سے اٹھایا تھا۔

آرام سے بگ برادر کیا ہو گیا ہے۔۔

میرے خیال سے تم نے کوئی خواب دیکھ لیا ہے تیمور۔۔۔شہرام نے تیمور کو سنجیدگی سے کہا۔۔

بھائی اللہ کا واسطہ ہے میں کوئی پاگل نہیں ہوں۔جو چیزیں ایسے کہتا رہوں۔اور حریم ایک اچھی لڑکی ہے ضرورت سے زیادہ سنجیدہ ہے لیکن اسکا مطلب یہ تو نہیں نہ کے وہ روڈ ہے یا مغرور۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا کہہ سکتے ہیں زرا مشکل سی لڑکی بن گئی ہے سمجھ میں نہیں آتی۔۔۔شہرام نے کہا۔

سمجھنے کی کوشش کرے گے تو آجائے گی سمجھ۔تیمور کہہ کر باہر کی طرف چلا گیا۔

ناشتہ کرنے چلے گے۔تیمور نے دروازے سے شہرام کو آواز دے کر پوچھا۔

شہرام تیمور کی آواز سے سوچوں سے باہر آیا۔۔

بلکل کرو گا لیکن بل تم دو گے ڈاکٹر۔ شہرام تیمور کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ تیمور شہرام کی بات پر سر ہلایا اور دونوں باہر کی طرف بڑھ گئے۔

حریم اور معصومہ یونیورسٹی کے ایک لون میں بیٹھی تھی۔ دونوں اپنے پروجیکٹ پر کام کر رہی تھی کے اچانک سے جہاں پر حریم اور معصومہ بیٹھی تھی وہاں سے کچھ فاصلے سے کچھ قہقہوں اور شور کی آوازیں آ رہی تھی۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حریم اور معصومہ دونوں کی نظر اس طرف گئی۔

چار پانچ لڑکوں کا گروپ تھا جو کسی لڑکی کا راستہ بلاک کر کے اُسکے چاروں طرف جمع تھے۔۔

لڑکی اُن لڑکوں سے اپنا بیگ کھینچ رہی تھی۔۔

پھر ایک لڑکے نے اُس لڑکی کا بیگ دور اچھال دیا۔

لڑکی ڈری سہمی کھڑی تھی۔ لڑکے مسلسل قہقے لگا رہے تھے۔۔

کیسے گھٹیا قسم کے لڑکے ہے۔ حریم کو معصومہ کی آواز آئی

اب اُن میں سے ایک لڑکا جو کے پیلی شرٹ اور سیاہ پینٹ میں مبلوس تھا۔

اُس نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور اب وہ لڑکے شاہد لڑکی کو کان پکڑنے کا کہہ رہے تھے۔

وہ لڑکی اب رونے لگی تھی اور لڑکوں سے اسکو چھوڑنے کا بول رہی تھی۔

حریم نے ایک نظر معصومہ کو دیکھا اور پھر اُٹھ کر اُن لڑکوں اور لڑکیوں کی طرف بڑھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

معصومہ حریم کو جاتے دیکھ رہی تھی۔

لیکن حریم اُن لڑکوں اور اس لڑکی کے پاس سے گزر کر انکے پیچھے موجود دروازے سے یونی کے اندرونی حصے میں چلی گئی۔

معصومہ کچھ سمجھ نہیں پائی معصومہ اپنا سامان سمیت کر حریم کے پیچھے جانے لگی کے معصومہ کی نظر سامنے پڑی۔

حریم سکیورٹی اور کچھ پروفیسر کے ساتھ اُن لڑکوں اور لڑکی کے گروپ کی طرف بڑھ تھی۔۔

اُن لڑکوں کو سیکیورٹی لے کر جا رہی تھی۔

حریم نے اس لڑکی کو ٹشو دیا۔۔

ایسے رونے کی بجائے اگر تم ان لڑکوں کے ہوش ٹھکانے لگاتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رونے میں انرجی ضائع کرتی رہی تم اور ہیرو بنانے کا موقع مجھے دے دیا جب کے تمھیں اپنا ہیرو ہیروئن خود بننا چاہیئے تھا۔

حریم نے اب اس لڑکی کا دور پھینکا گیا بیگ اٹھا کے دیا اور خود معصومہ کی طرف بڑھ گئی۔

کمال کر دیا ہے حریم جان۔ مزا آگیا اُن لڑکوں کی شکل دیکھ کر۔ معصومہ نے حریم کے پاس آتے کہا۔۔

پھر معصومہ بولتی رہی اور حریم ہمیشہ کی طرح چپ اور وہ دونوں کیفے کی طرف بڑھ گئی.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/ مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: